بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم - منگل

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۲۹ رجب ۱۳۸۸ھ ۲۲ اخاء ۱۳۴۷ ہش ۲۲ اکتوبر ۶۸ء	نمبر ۲۳۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۱ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

لاہور ۲۰ اخاء۔ محترم جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی ڈیڑھ ہفتہ سے درد گردہ میں مبتلا ہیں۔ پہلے ملت ہسپتال میں ایک اپریشن کرایا اور اب دوسرے اپریشن کے لئے میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم شیخ صاحب کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ وقت قریب ہے کہ جب اسلام ساری دنیا میں پھیل جائیگا

غلبہ بہرحال اسلام کا ہے اور یہ غلبہ خدائی وعدہ کے مطابق جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہوگا

اگر تم صبر اور دعا کے مقام پر قائم رہو تو خدا تعالےٰ اپنی بشارتیں اور وعدے ضرور پورے کریگا

خدام سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کا روح پرور اور پُرولولہ خطاب

ربوہ ۲۱ اخاء۔ کل مورخہ ۲۰ اخاء ۱۳۴۷ ہش کو بعد دوپہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس میں خدام سے ایک نہایت روح پرور اور پُرولولہ خطاب فرمایا جس کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے گزشتہ خطاب کے تسلسل میں جو اجتماع کے افتتاح کے موقعہ پر آپ نے فرمایا تھا فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کی، اس کے رسولؐ کی اور باہم ایک دوسرے کی امانتوں کو پورے طور پر ادا کرنے والوں کو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں بہت سی بشارتیں دی ہیں۔ اللہ کی امانت ادا کرنے والوں کو بُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ اور بُشْرٰی لِلْمُحْسِنِیْنَ کے الفاظ میں، رسولؐ کی امانت ادا کرنے والوں کو بَشِّرِ الْمُحْسِنِیْنَ اور باہمی امانت ادا کرنے والوں کو لِتُبَشِّرَ بِہِ الْمُتَّقِیْنَ کے الفاظ میں بشارت دی گئی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ان امانتوں کو بجا لانے کا طریق کیا اختیار کیا جائے؟ اس کا جواب بَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ کے الفاظ میں ہے کہ عاجزی کی راہوں کو اختیار کر کے۔ نیز فرمایا کہ حکم کی بہترین اطاعت کر کے۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ اگرچہ اللہ تعالےٰ کی بشارتوں کے وعدے حق ہیں لیکن اللہ تعالےٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میری بشارتوں کے وارث بننے کے لئے تمہیں میری راہ میں تکالیف اور مصائب کو بھی بشاشت سے قبول کرنا ہوگا۔ جیسے فرمایا:

وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْہُمْ مُّصِیْبَۃٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۝

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی قرآنی تعلیم کے مطابق اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع میں ہمیں خدائی بشارتوں کے وعدے بھی دیئے ہیں۔ اور ابتلاؤں اور مصائب کی خبریں بھی دی ہیں۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے چند اقتباسات پیش فرمائے۔ جن میں یہ ذکر ہے کہ تم خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تم کو تعلیم دیں گے۔ پس ابتلاؤں سے مت ڈرو اور صبر کرو۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان خدائی بشارتوں اور وعدہ کا ذکر فرمایا جو اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے کئے تھے۔ اور ساتھ ہی ان لرزہ خیز مظالم کا تذکرہ فرمایا۔ جنہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نے خدا کی راہ میں بشاشتِ قلبی کے ساتھ قبول فرمایا اور یہ کہ ان مصائب اور مظالم کے وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کو صبر کی تلقین فرماتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خدائی وعدے پورے ہوئے چنانچہ اسلام غالب آ گیا اور معاندین کے منصوبے خاک میں مل گئے۔

اپنا روح پرور خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ جب انسان اپنے رب سے دور ہو جاتا ہے۔ اور اس کی بدبختی انتہا کو پہنچ جاتی ہے۔ تو خدا تعالےٰ اپنے رسولوں کو بھیجتا ہے۔ اس وقت دنیا کی سب طاقتیں ان کے خلاف صف آرا ہو جاتی ہیں۔ لیکن رسول کی حسین اور سچی آواز دبتی نہیں بلکہ ساری دنیا میں پھیلنی شروع ہو جاتی ہے۔ تب مخالفین کا جوش بھی بڑھ جاتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالےٰ مومنوں کو ابتلاء میں ڈالتا ہے لیکن انہیں ہلاک کرنے کے لئے نہیں بلکہ دنیا پر یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ انہیں میرے ساتھ پختہ تعلق حاصل ہے۔ یہ ان ابتلاؤں میں مجھے چھوڑ کر نہیں جائیں گے۔ نیز یہ کہ میرے انعام وہی لوگ حاصل کر سکتے ہیں جو میری خاطر دکھ قبول کرتے ہیں۔

اس کے بعد مومنوں کے لئے وعدہ پورا ہونے کا وقت آتا ہے تو ان کے چہرے وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَۃٌ ضَاحِکَۃٌ مُّسْتَبْشِرَۃٌ کے مصداق ہوتے ہیں۔ یعنی ان کے چہرے اطمینان کامرانی اور اللہ کی عظمت کے جلووں سے چمکنے والے چہرے ہوتے ہیں جن پر مسکراہٹ کھیل رہی ہوتی ہے۔ اور وہ رحمتِ الٰہی کے سایہ میں خوش اور شاد ہوتے ہیں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دنیا اس وقت بھی اسلام پر بڑی طاقت سے حملہ آور ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے

(باقی دیکھیں صہ پر)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۲ اخاء ۱۳۴۷ ہش

حفاظت اسلام کا عظیم الشان نظام

جس طرح ایک ملک کی ترقی مستحکم حکومتی نظام کے ساتھ وابستہ ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کی سلطنت بھی اپنے استحکام کے لئے ایک نظام کی طلب گار ہے۔ جس کو اسلامی اصطلاح میں خلافت کہتے ہیں۔ چنانچہ پہلی اقوام میں بھی یہ نظام قائم ہوتا رہا ہے۔ اور مسلمانوں سے بھی اس نظام کے قیام کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس کے قیام و استحکام کی شرائط فرائض اور برکات چند بلیغ مختصر اور نپے تلے الفاظ میں بیان فرما دیے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْہِ مَا حُمِّلَ وَ عَلَیْکُمْ مَا حُمِّلْتُمْ وَ اِنْ تُطِیْعُوْہُ تَھْتَدُوْا وَ مَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ۔ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَ لَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَ مَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ وَ مَاْوٰھُمُ النَّارُ وَ لَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝

(سورۃ النور آیت ۵۵ تا ۵۸)

ترجمہ: تو کہہ اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پس اگر وہ پھر جائیں تو اس (رسول) پر صرف اس کی ذمہ واری ہے جو اس کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ اور تم پر اس کی ذمہ داری ہے جو تمہارے ذمہ لگایا گیا ہے۔ اور اگر تم اس کی اطاعت کرو تو ہدایت پا جاؤ گے۔ اور رسول کے ذمہ تو صرف بات کو کھول کر پہنچا دینا ہے۔ اللہ (تعالےٰ) نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا۔ اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔ وہ میری عبادت کریں (اور) کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے۔ اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے۔ وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے اور تم سب نمازوں کو قائم کرو۔ زکوٰتیں دو اور اس رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور اے مخاطب کبھی خیال نہ کر کفار زمین میں ہمیں اپنی تدبیروں سے عاجز کر دیں گے۔ اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

یہاں تفسیر صغیر سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ کا ایک نوٹ درج کرنا خالی از فائدہ نہیں ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔

" پہلے لوگوں میں شخصی خلافت ہوئی۔ جیسے مسیح کے بعد اور موسےٰ کے بعد۔ پس اس مثال سے آیت کا مضمون واضح ہو گیا۔ اور یہ بھی واضح ہو گیا کہ یہ خلافت انتخابی ہو گی نہ کہ نسلی مسیحیوں میں تو نسلی ہو نہ سکتی تھی۔ کیونکہ ان کے بڑے پادریوں کے لئے شادی حرام ہے۔ اور یہود میں زیادہ تر خلافت الہام سے ہوئی۔ جیسے یوشع موسےٰ علیہ السلام کے خلیفہ ہوئے۔ اسی طرح داؤد موسےٰ علیہ السلام کے خلیفہ ہوئے اور وہ صاحب الہام تھے۔ اس سے پہلی آیت میں جمع کے صیغے ہیں اور یہاں مفرد کا صیغہ ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ جمع حق افراد سے لگی ہے۔ ان میں سے ہر ایک کا اس جگہ ذکر ہے۔"

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ خلافت کے لئے دنیوی حکومت بھی لازمی ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔ چنانچہ مسیحی خلافت سے واضح ہے کہ پوپ جس کو اگرچہ آج صرف ایک فرقہ خلیفہ مانتا ہے۔ لیکن پہلے عیسائیوں کی اکثریت اس کو خلیفہ تسلیم کرتی رہی ہے۔ پروٹسٹنٹ فرقے تو حال ہی میں وجود میں آئے ہیں۔ ورنہ تمام یورپ اور ایشیا کے اکثر عیسائی کلیسے پوپ کی خلافت کے اندر تھے اور یہ کبھی نہیں ہوا کہ کوئی حکمران کبھی پوپ بنا ہو۔ دنیوی حکومت ہمیشہ الگ رہی ہے۔ گو اکثر حکمران دینی امور میں پوپ کے احکام کی تعمیل کرتے رہے ہیں۔

مسیحی خلافت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے باطل ہو چکی ہے یہی وجہ ہے کہ اس میں انتشار پیدا ہو گیا ہے۔ تاہم پوپ کے نظام سے یہ ثابت ہے کہ ادارہ خواہ باطل ہی کیوں نہ ہو۔ نظام بہرحال بذات خود ایک بڑی طاقت ہے۔ (باقی)

قطعات

آسماں پر وہ بات جاتی ہے
جس میں گھل کر حیات جاتی ہے
دم کے جانے کا غم ہے کیا تنویر
ساتھ خود کائنات جاتی ہے

تیری تبلیغ کی خوشبو سے بسے ویرانے
اس کی رحمت کی ہواؤں نے بیاباں چھانے
نورِ اسلام سے دنیا کے کنارے چمکے
ٹھنڈے ہونے لگے نمرود کے آتش خانے

تنویر

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی ایک عظیم الشان معجزانہ دعا

(محترمہ صادقہ مقصود حیدر صاحبہ از لندن)

خدا تعالےٰ کا بہت بڑا فضل ہے کہ اس نے نہ صرف ہمیں ایسی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق دی جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بلیل جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے یہ وعدہ بھی فرمایا کہ وہ اس جماعت کی خود حفاظت کرے گا اور اسے ایسے خلفاء سے سرفرازی فرماتا رہیگا جن سے زندہ خدا کا تعلق جماعت کے ساتھ نمایاں طور پر عیاں ہوگا۔ ہماری جماعت انتہائی خوش قسمت ہے جس کے ہر فرد کے رنج وغم اور فکر و پریشانی میں خلیفہ وقت ذاتی طور پر شریک ہو کر ان کے بار کو اپنی ہمدردی و شفقت سے ہلکا کر دیتے ہیں اور پھر خدا تعالیٰ کی کیسی شان ہے کہ اس نے ایسے گراں گوں دوروں میں ہماری گھبراہٹوں، بے چینیوں اور ہماری اضطراری کیفیتوں کو بھانپتے ہوئے ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو محض اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سے دعا کی قبولیت کا عظیم الشان نشان عطا فرمایا۔ میں نے اس نشان کا ذاتی طور پر مشاہدہ کیا ہے۔

خدا تعالےٰ نے مجھ جیسی کمزور ناتواں ہستی پر "دعا کی قبولیت کے نشان" کے طفیل اپنا بے پایاں فضل فرمایا اور اپنی نعمتِ خاص سے نوازا۔ میرے بدن کا ذرہ ذرہ مولیٰ کریم کے حضور سجدہ ریز ہے اور میری زبان پر بے اختیار یہ الفاظ آتے ہیں ؎

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

عاجزہ ایک لمبے عرصہ سے ایسے مرض میں مبتلا تھی کہ لندن کے ماہر ترین ڈاکٹروں کے غور و فکر اور علاج کے باوجود مرض سے چھٹکارا حاصل نہ کر سکی گزشتہ سال جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز لندن تشریف لائے اس وقت بیماری اپنی انتہاء کو پہنچ چکی تھی۔ پیٹ کے سات اپریشن ہوچکے تھے جن میں سے دو بڑے اور پانچ چھوٹے تھے۔ ہر اپریشن کے بعد ڈاکٹر کا خیال ہوتا تھا کہ یہ اپریشن کامیاب رہے گا اور اس کے ہونیوالا بچہ یا تو اپنے وقت پر پیدا ہو کر زندہ رہے گا یا پھر وہ مرض جس کی تکلیف تھی وہ ختم ہوجائے گی لیکن ہر اپریشن کے بعد یہ امید کم ہوتی گئی۔ پانچ سال کے بار بار اپریشن اور بے شمار مختلف علاج معالجوں کے بعد ایک دن میں حسب معمول اس سپیشلسٹ لیڈی ڈاکٹر کے پاس ہسپتال گئی جو میرے علاج میں شریک رہی تھی اسنے کہا مسز حیدر آج میں مختلف علاج ٹیسٹ اور ایکسرے کے بعد جو کچھ تمہیں بتلانا چاہتی ہوں مجھے افسوس ہے کہ وہ تمہارے لئے بہت رنج وغم کا باعث ہوگا۔ میری آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہوگئیں۔ وہ مجھے تسلی دینے کی کوشش کرتی رہی لیکن ساتھ ہی بار بار یہ بات بھی کہتی تھی کہ کاش میں تمہاری مدد کر سکتی۔ ہمارے ڈاکٹروں کے بورڈ کا متفقہ یہ فیصلہ ہے کہ ہم آپ کے لئے کچھ نہیں کر سکتے۔ ان الفاظ سے میری ہچکی بندھ گئی میں حیران تھی کہ یہ دنیا کے قابل ترین ڈاکٹر اس طرح کا مایوس کن جواب دے رہے ہیں اور ان کی تمام سمجھ بوجھ اور سائنس کی موجودہ ترقی میرے لئے بے کار ثابت ہو رہی ہے لیکن مشیتِ ایزدی کسی اور رنگ میں اپنی شان دکھانا چاہتی تھی۔ چند منٹ کی نہایت تکلیف دہ اضطراری کیفیت کے بعد ڈاکٹر نے اپنا فیصلہ واضح الفاظ میں بیان کیا اور کہنے لگی کہ تمہارے اندر کے اعضاء جل کر سیاہ ہوچکے ہیں اور بعض ٹیوب بلاک ہوچکی ہیں۔ جس کی وجہ سے آئندہ بچہ حاصل کرنے کی امید دو بے کار ہوگی۔ میں نے ہمت کر کے پھر سوال کیا کیا کسی مزید اپریشن سے ٹیوب کھولی جا سکتی ہیں؟ اس پر وہ حیران رہ گئی اور کہنے لگی کیا تم اپنی جان خطرہ میں ڈال کر پیٹ کے تیسرے بڑے اپریشن کے لئے بھی تیار ہو؟

میں نے اس کا جواب بغیر سوچے سمجھے دے دیا کہ ہاں تیار ہوں۔ وہ کہنے لگی کیا تم ایسی صورت میں بھی تیار ہو جبکہ ہم تمہیں یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ تیسرے اپریشن کے بعد بھی شاید تم بچہ حاصل نہ کر سکو کیونکہ تمہارا ایکسرے صاف ظاہر کرتا ہے کہ ایک ٹیوب مکمل طور پر ختم ہوچکی ہے اور دوسری قریب الاختتام ہے۔ میں نے کہا کہ میں اپریشن کے لئے تیار ہوں۔ اس نے جواب دیا کہ اس صورت میں تمہیں چیف میڈیکل آفیسر کے سامنے اپنے خاوند کے ہمراہ جاکر اس امر کا اظہار کرنا ہوگا کہ تم اپنی مرضی سے آخری بار اپریشن کے لئے تیار ہو لیکن میں پھر تمہیں یہ بتلا دیتی ہوں کہ یہ اپریشن تمہاری جان کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ میں نے کہا ٹھیک ہے میں خوب جانتی ہوں کہ میرا پیٹ مختلف اپریشنوں سے اس قدر نازک ہو چکا ہے کہ اب ڈاکٹر ہمت ہار چکے ہیں، اعضاء اس قدر مضمحل ہوچکے ہیں کہ ڈاکٹروں کے نزدیک ان میں زندگی کے آثار ختم ہیں۔ ڈاکٹر نے مجھے اگلے ہفتہ اپنے خاوند کے ہمراہ آنے کے لئے کہا تاکہ اگر میں اپریشن کے لئے تیار رہوں تو یہ جلد ہو جائے اور اپریشن ملتوی کرنے سے اعضاء مزید ناکارہ نہ ہو جائیں۔ میں اثبات میں جواب دے کر گھر چلی آئی۔

ہمت جواب دے چکی تھی امید کا چراغ گل ہوا جاتا تھا۔ بڑی مشکل سے گھر تک پہنچ سکی۔ جذبات پر قابو محال تھا۔ کسی طرف کوئی سہارا نظر نہ آتا تھا اب صرف ایک راہ تھی وہ یہ کہ خوش قسمتی سے ان دنوں میرے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث لندن میں قیام فرما تھے۔ گلاسکو کے دورہ سے واپس تشریف لا چکے تھے اور بے حد مصروف تھے۔ اور میں اپنے میاں سعید حیدر شاہ صاحب کی معیت میں حضور سے ملاقات کر چکی تھی۔ اور قاعدہ یہ تھا کہ جس کی ملاقات پہلے ہو چکی ہو اسے دوبارہ ملاقات کا موقع نہیں دیا جاتا تھا۔ گو اس وقت بھی اپنے لئے دعا کی درخواست کی تھی لیکن اپنے طور پر یہ امید تھی کہ علاج ہو رہا ہے۔ انشاءاللہ خدا تعالےٰ فضل فرمائے گا اس لئے زیادہ زور اس بات پر نہ دیا تھا بلکہ مجموعی طور پر دعا کے لئے درخواست کرتی رہی۔ اب جبکہ دنیا آنکھوں میں تاریک نظر آ رہی تھی بس ایک در تھا جس پر دھونی رمانے سے خدا تعالےٰ تک فریاد پہنچائی جا سکتی تھی حیران اور سوچنے سمجھنے سے لاچار کہ خاص ملاقات کے لئے کیسے اجازت حاصل کی جائے ناگاہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کا خیال آیا کیونکہ وہ میرے شہید بھائی میجر منیر احمد مرحوم اور میرے والد بزرگوار خواجہ عبدالقیوم صاحب کو خوب جانتے تھے۔ لہٰذا فوراً اسی بے کلی کی کیفیت میں انہیں فون کیا وہ میری بھرائی ہوئی آواز کی وجہ سے فون پر اس سے زیادہ نہ سمجھ سکے کہ مجھے حضرت صاحب کی ملاقات کی سخت ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کل آجانا میری ملاقات کا وقت ہے اس وقت تمہاری ملاقات میں خود کروا دوں گا۔ تمام رات آنکھوں میں کاٹنے کے بعد اگلے دن حضرت اقدس کی خدمت میں جناب سنوری صاحب کی وساطت سے حاضر ہونے کی توفیق ملی ازراہِ شفقت حضور اقدس نے پیش کردہ خط پڑھنے کے بعد فرمایا کہ دعا کروں گا ڈاکٹروں سے کہہ دو کہ اپریشن کے متعلق ۶ ماہ بعد جواب دوں گی۔ عاجزہ نے عرض کیا کہ حضور ڈاکٹر کہتے ہیں کہ اپریشن جلد ہونا چاہیئے۔ آپ نے مکرر ازراہِ شفقت فرمایا کہ بیٹی گھبراتی کیوں ہو دعا کروں گا انشاءاللہ خدا فضل فرمائے گا۔ میں نے سوچا کہ حضور اقدس کو میری بیماری کی نوعیت کا غالباً اندازہ نہیں ہو سکا میرے ہاتھ میں سیاہ رنگ کا پرس تھا میں نے عرض کی کہ حضور ڈاکٹر تو کہتے ہیں کہ تمہارے اندرونی اعضاء اس پرس کی طرح سیاہ ہوچکے ہیں تاہم حضور نے نہایت تسلی آمیز اور پُرسکون لہجہ میں فرمایا۔ ہاں! ہاں! میں دعا کروں گا بلکہ پاکستان جا کر ہومیوپیتھک ڈاکٹروں سے مشورہ کر کے دوائی بھی بھیجوں گا۔ عاجزہ نے جرأت سے کام لے کر عرض کیا حضور ابھی دعا فرماویں اس پر حضور اقدس نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ حضرت سنوری صاحب نے عرض کیا کہ حضور دو بیٹوں کے لئے دعا فرمائیں لیکن جڑواں نہ ہوں ایک ایک کر کے ہوں۔

دعا شروع ہوئی تو مَیں نے حسبِ معمول سورۃ فاتحہ، درود شریف، خاندان حضرت مسیح موعود و مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے لئے دعا کے بعد اپنے تمام خاندان بہن بھائیوں کے لئے دعا کی۔ ذہن میں یہ خیال تھا کہ میرے لئے تو حضور خود ہی دعا فرما رہے ہیں مَیں انہیں بھی یاد کر لوں جو مجھے عزیز ہیں اور ساتھ یہ خوف بھی دامنگیر تھا کہ کہیں اپنے لئے دعا مانگنے سے پہلے حضور آمین نہ کہہ دیں لیکن خدا تعالیٰ کی شان سب کے لئے دعا کرنے کے بعد مجھے اپنے لئے بھی دعا کرنے کا اتنا موقع مل گیا کہ مجھے تسلی ہو گئی۔ اب حضور کے آمین کہنے کی آواز آئی یہ اللہ تعالیٰ کا خاص انعام تھا کہ لمبی دعا کا موقع اس عاجزہ کو حضرت اقدس کی روانگی سے قبل میسّر آ گیا فالحمد للہ خدا کی قسم وہ یقیناً قبولیتِ دعا کی گھڑیاں تھیں۔ اس دعا کے بعد مَیں خاک سے اکسیر ہو گئی اور میرا دل نورِ ایمان سے بھر گیا ؎

اے میرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

اب حضور واپس تشریف لے جا چکے تھے واپسی پر کام کی زیادتی کی بناء پر تین ماہ تک دوائی نہ آئی گو حضرت اقدس کو یہ عاجزہ برابر یاد تھی۔ وہ اس طرح کہ میری والدہ صاحبہ مع میری بیٹی کے حضور اقدس کی ملاقات کو حاضر ہوئیں، حضرت اقدس نے ازراہِ شفقت حضرت بیگم صاحبہ کو جو سفرِ لندن میں ساتھ تھیں مخاطب ہو کر خود ہی فرمایا " صادقہ کو دوائی بھجوانے کو کہا تھا بھجوا دیتے۔" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو برابر میری فکر تھی۔ عاجزہ ہومیو پیتھک کی دوا کی منتظر تھی۔ مکرمی ڈاکٹر داؤد احمد صاحب ایک دن کہنے لگے ہومیو پیتھک علاج بھی کروا دیکھیں۔ مَیں نے کہا بات تو ٹھیک ہے حضرت اقدس نے بھی تو ہومیو پیتھک دوا بھجوانی ہے اور یہاں کے ڈاکٹروں کی تجویز کردہ دوا وہاں کے ڈاکٹروں کی تجویز کردہ دوا سے بہتر ہو گی۔ چنانچہ مکرمی ڈاکٹر صاحب نے جو خود بھی رائل ہومیو پیتھک ہاسپٹل میں کام کرتے ہیں اپنی ایک تجربہ کار سپیشلسٹ لیڈی ڈاکٹر سے معائنہ کے لئے وقت مقرر کروا دیا چنانچہ عاجزہ ۱۳ رنومبر ۱۹۶۷ء کو ان کے پاس گئی بعد معائنہ اور تمام رپورٹ سُن کر وہ کہنے لگی مجھے افسوس ہے مسز حیدر ہمارے پاس تمہاری تکلیف کا کوئی علاج نہیں میری حیرت کی انتہا نہ رہی مَیں نے کہا "عام طور پر یقین کیا جاتا ہے کہ ہومیو پیتھک بہت اعلیٰ درجہ کا علاج ہے اور اکثر لوگ ایلوپیتھی سے ناامید ہو کر اس طرف رجوع کرتے ہیں" کہنے لگی کہ ہاں لیکن مجھے بے حد افسوس ہے کہ تمہاری بیماری کا میڈیکل علاج نہیں۔ مَیں نے کہا کسی قیمت بھی علاج نہیں ہو سکتا؟ اس نے جواب دیا کہ ابھی سائنس اس درجہ ترقی پر نہیں پہنچ سکی کہ تمہاری بیماری کا علاج کیا جا سکے۔ اس لئے تمہیں آئندہ معائنہ کی تاریخ دینا بھی بیکار ہے اس وقت ڈاکٹر کے پاس بیٹھے ہوئے مَیں نے خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر عہد کیا کہ اے میرے مولا آئندہ تیرے دَر پر آنے کے سوا اور حضرت اقدس کی خدمت میں بار بار دعا کی درخواست کرنے کے سوا کسی لائق ترین ڈاکٹر کے پاس بھی نہیں جاؤں گی۔ چنانچہ یہ عہد کرنے کے بعد واپس چلی آئی اور بار بار حضرت اقدس کی خدمت میں دعا کے لئے عریضے ارسال کرتی رہی اس یقین کے ساتھ کہ ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق تو مَیں لاعلاج ہو چکی اب صرف اور صرف اپنے آقا کی پُرسوز دعاؤں کا ہی سہارا ہے۔ ؎

قادر ہے وہ بارگاہ جو ٹوٹا کام بنا دے

اس اثناء میں خدا تعالیٰ کا فضل ہو چکا تھا۔ حیرت اور تعجب ہے کہ چار ماہ تک ڈاکٹر بھی کہتے رہے کہ شاید Fallaham ہے یا مرض کا ایک حصّہ ہے جو عود کر آیا ہے۔ عاجزہ بار بار ٹیسٹ کے لئے ہسپتال جاتی رہی اب علاج نہ تھا صرف ٹیسٹ تھے جو چار ماہ تک جاری رہے ایک دن ڈاکٹر نے کہا کہ مسز حیدر تم خیال کرتی ہو کہ تم امید سے ہو؟ مَیں نے کہا میرے حالیہ ٹیسٹوں کا رزلٹ کیا کہتا ہے؟ کہنے لگی ہم ابھی کچھ نہیں کہہ سکتے۔ مَیں نے کہا تو مَیں کیسے کہہ سکتی ہوں۔

پورے چار ماہ بعد اگلی معائنہ کی تاریخ پر ڈاکٹر نے کہا کہ "مسز حیدر تم خوش ہو جاؤ کہ تم واقعی امید سے ہو اور یہ بہت ہی خوشی کی بات ہے۔" جب مَیں باہر آئی تو دیکھا میرے پیچھے وہ معمر نرس دوڑی چلی آ رہی تھا ہے جو عرصہ چار پانچ سال سے میرے علاج معالجے کے دوران وہاں موجود ہوا کرتی تھی کہنے لگی "مسز حیدر! کیا تمہیں وہ دن یاد ہے جب ڈاکٹر Bottomley نے کہا تھا کہ ڈاکٹروں کا متفقہ فیصلہ ہے کہ تم بانجھ ہو چکی ہو۔" مَیں نے کہا ہاں یاد ہے۔ کہنے لگی" دیکھو آج خدا تعالیٰ نے تم کو یہ امید افزا وقت دکھلا دیا ہے۔" مَیں نے کہا دوا سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ بندے کی دعا کا نتیجہ ہے۔ کہنے لگی یہ حیران کُن بات ہے۔

اس کے بعد ڈاکٹروں نے ہسپتال میں داخل ہونے کے لئے کہا کیونکہ وہ اپنی زیرِ نگرانی رکھنا چاہتے تھے۔ اس دوران میں مجھے پھر خاص قسم کی تکلیف شروع ہو چکی تھی دورانِ معائنہ چیف آف میسن میڈیکل ہسپتال اپنے دوسرے ڈاکٹروں کو میری بیماری کی نوعیت سمجھاتے ہوئے کہنے لگا کہ ایسی حالت میں بچّہ کا رُکنا بہت مشکل ہے اور جب تک سات ماہ مکمل نہ ہو جائیں بچّہ خطرہ سے خالی نہیں۔ یہ سُنتے ہی عاجزہ نے حضرت اقدس کی خدمت میں تحریر کیا کہ ڈاکٹروں کا یہ خیال ہے اور ساتھ ہی یہ عرض کیا کہ حضور ڈاکٹر سمجھتے ہیں کہ شاید جڑواں بچّے ہیں۔ اس کے جواب میں حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مجھے گرامی نامہ موصول ہوا کہ خدا تعالیٰ آپ کو بیٹا دے گا انشاء اللہ۔ یہ کس قدر خدا تعالیٰ کا احسان اور فضل پر فضل ہے کہ ڈاکٹر جن کے پاس سائنس کے نت نئے آلہ جات ہیں کہتے تھے کہ ہمیں پیٹ میں دو بچّے معلوم ہوتے ہیں اور پھر ساتھ ہی یہ کہ میری جیسی حالت میں بچّہ کا رُکنا بہت مشکل بلکہ ناممکن نظر آتا ہے اور دوسری طرف میرا آقا جو مغرب کی مادیت کے پرستاروں سے دُور ربوہ کی سرزمین میں جلوہ افروز ہے اپنے خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق اور زندہ دعا کی قبولیت کا نشان حاصل کر چکا ہے ارشاد فرماتا ہے کہ دیکھو اللہ تعالیٰ تمہیں بیٹا دے گا انشاء اللہ۔ اور بارہا حضور اقدس کی طرف سے مجھے یہی تسلّی ملتی رہی کہ خدا تعالیٰ انشاء اللہ فضل کریگا اور نرینہ اولاد سے نوازے گا آخر وہ دن بھی آ گیا جب یہ خدا تعالیٰ کا نشان باوجود ظاہری رکاوٹوں کے آ پہنچا اور خدا تعالیٰ نے صحت و سلامتی سے اس عاجزہ کو بچّہ ودیعت فرمایا الحمد للہ ثم الحمد للہ اور حضور اقدس نے بچّے کا نام صادق احمد تجویز فرمایا۔

بچّہ کی ولادت نو ہفتہ قبل از وقت ہو چکی تھی بچّہ بظاہر ٹھیک تھا مگر خون میں نقص پیدا ہونے کی وجہ سے دوسرے دن نومولود کے جسم کا تمام خون بدلنا پڑا اور پھر دوسری دفعہ اگلے دن بھی۔ چنانچہ اگلے دن حضور کی خدمت میں بذریعہ تار دعا کی درخواست کی گئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل کیا۔ اسکے بعد یہ تکلیف بھی خدا تعالیٰ نے دُور فرما دی۔ ہر لمحہ صحت یابی کی طرف بچّہ کو لیجاتا رہا۔ اور اب خون بھی درست اور صحیح پیدا ہو رہا ہے الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ ان سطور کو تحریر کرتے وقت تک بچہ پونے چار ماہ کا ہے اور وزن ۱۶ پونڈ ہو چکا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی دعا کے طفیل خدا تعالیٰ نے مجھ ایسی عاجزہ کو اپنے فضل سے نوازا جبکہ ابھی حضور اقدس کی مقرر کردہ میعاد چھ ماہ جو ڈاکٹروں کو اپریشن کا فیصلہ دینے کے لئے تجویز فرمائی تھی میں سے نصف عرصہ باقی تھا۔ میرے آقا کی دعا کی قبولیت کا تازہ نشان خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق کا نشان اور احمدیت کی سچائی کا زندہ ثبوت ہے دعا کے اس اعجاز کو دیکھ کر ہماری رُوح آستانۂ الٰہی پر بے اختیار جھک جاتی ہے اور اسکی حمد کے گیت گاتی ہے۔ وہ تمام پیچیدگیاں جن کی سالہا سال تک ڈاکٹروں کو کوئی سمجھ نہ آسکی اس طرح دُور کر دیں کہ وہ خود حیران رہ گئے۔ وہ مجھے مکمل طور پر مایوس کر چکے تھے۔ قربان جاؤں اس مولیٰ کریم کے جس نے مجھے میرے آقا کی دعا کے طفیل بچہ عطا فرمایا اور میرا ہر نازک سے نازک لمحہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کیساتھ آسان سے آسان تر ہو کر گزرتا رہا حتیٰ کہ بچّہ کی ولادت کے وقت جبکہ یہاں عام طور پر نرسز اور مڈوائفز delivery کے وقت حاضر ہوتی ہیں یا پھر انچارج ڈاکٹر خاص حالات میں موجود ہوتا ہے میری گھبراہٹ اور پریشانی کو دُور کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے اس وقت ظاہری حالت میں ہسپتال کے چیف ڈاکٹر کی موجودگی سے میری Delivery کی ہر نازک پیچیدگی کو سنبھالنے کے لئے معہ دیگر تین ماہر ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر کے بھجوا دیا جو قریباً لگاتار ڈیڑھ دو گھنٹے موجود رہے حتیٰ کہ میرے آقا کی دعاؤں کا نشان حقیقت میں ان کے سامنے خدا تعالیٰ کے فضلوں سے آ گیا اور ڈاکٹروں کا یہ کہنا کہ اگر سات ماہ Pregnancy کمپلیٹ ہو گئے تو بچہ میری جیسی بیماری کی حالت میں خطرے سے خالی ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ۶ ماہ اور کچھ دنوں کے بعد پیدا ہونیوالے بچہ کو صحت و زندگی بخش کر تو ان کی گوناگوں پیچیدگیوں سے نکال کر عاجزہ کو اپنے آقا کی دعاؤں کی قبولیت کے ثمر سے نواز کر جہاں میری گود کو ہرا بھرا کیا وہاں احمدیت اور اسلام کی سچائی کے نشان کو اظہر من الشمس کیا الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ بچہ کی ولادت کے ایک ہفتہ بعد جب میری ایک اپریشن کے بعد ہوش اور بیہوشی کی بین بین حالت تھی جبکہ ایسی حالات میں مریض بے قابو ہو کر چیخ و پکار کرتا ہے ایسی حالت میں بھی مَیں نے محسوس کیا کہ مَیں بولتی چلی جا رہی ہوں حتیٰ کہ واضح طور پر مَیں نے اپنے بار بار دہرائے ہوئے ان الفاظ کو بے اختیار بہتے ہوئے آنسوؤں کی رَو میں سُنا کہ

"اے میرے خدا میرے آقا کی دعاؤں کے ثمر کو میرے نصیب کر اور میرے بیٹے کی رگوں میں صحابہ والا خون پیدا کر دے"۔

خدا بہتر جانتا ہے کہ یہ دعا اور اپنے آقا کی دعا کے ثمر کا اقرار مَیں نے کتنے گھنٹوں بے ہوشی سے مکمل ہوش میں آنے کی حالت تک کیا حتیٰ کہ مجھے یاد ہے کہ پھر غنودگی طاری ہونے کے بعد جب بھی ہوش محسوس ہوتی تھی مَیں یہی دعا اور اقرار کرتے ہوئے اپنے آپ کو پاتی تھی۔

اللہ تعالیٰ کا کس قدر احسان ہے اور خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق اور دعا کی قبولیت کا کس قدر بڑا نشان ہے جو خدا تعالیٰ نے بخشا۔

مَیں سچ سچ کہتی ہوں کہ اس عاجزہ کے لئے جماعت کے متعدد بزرگوں اپنے خاندان کے قریبی رشتہ داروں اور میرے والدین کے علاوہ میرے خاندان کے بعض معصوم بچوں نے اپنے سجدے وقف کئے ہوئے تھے اور ان دعاؤں پر ایک عرصہ گزر چکا تھا لیکن خدا کی قسم ان سب دعاؤں کو میرے آقا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا کی راہنمائی کی ضرورت تھی۔ یہ سب دعائیں اپنے آقا کی معجزانہ دعا کی محتاج تھیں۔ یہ محتاج تھیں اس عرش پر لیجانے والی دعا کی جو خدا تعالیٰ کے قائم کردہ خلیفہ وقت کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ سو اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ یہ دعا اس عاجزہ کے نصیب ہوئی اور یہ عاجزہ اپنے آقا کی قبولیتِ دعا کے ثمر سے مستفیض ہوئی خدا تعالیٰ اپنے آقا کے ہر فرمان پر لبیک کہنے کی توفیق بخشے اور میری اولاد کو ہاں آپکی دعا سے ہونے والی اولاد کو مثمر ثمرات بنائے اور بزبان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ؎

کر ان کو نیک قسمت دے ان کو دین و دولت
کر انکی خود حفاظت ہو ان پہ تیری رحمت

81

حضرت مولوی عبداللہ صاحب فاضل مالاباری کی یاد میں

(مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ از مدراس ۔ بھارت)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک دیرینہ خادم کامیاب مبلغ۔ مناظر۔ مقرر۔ مصنف حضرت مولوی ۔ ا ۔ صاحب فاضل مورخہ ۹ ماہ تبوک ۱۳۴۷ ہش کو ایک طویل علالت کے بعد اپنے آبائی وطن پینگاڈی (مالابار) میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

اے خدا بر تربت او بارش رحمت ہا ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

آپ جید عالم۔ حیرت انگیز تقریری و تحریری قابلیت اور دین کے مسائل میں غیر معمولی ذہانت اور باریک بینی کے مالک تھے اپنے تو اپنے غیر بھی آپ کے معترف ہیں۔

محترم مولوی صاحب مرحوم حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے عہد باسعادت میں قادیان پہنچے آپ کے والد مالابار کے مشہور بزرگ حضرت مولوی شیخ محی الدین صاحب تھے۔ آپ کو بھی خدا تعالیٰ نے قبول احمدیت کی توفیق دی اور اپنے دونوں فرزند محترم عبداللہ صاحب اور محترم پی عبدالرحیم صاحب کو قادیان دارالامان میں حصول تعلیم کے لئے روانہ فرمایا۔

محترم مولوی صاحب ۱۹۲۷ء میں دارالامان سے فارغ التحصیل ہو کر مالابار میں مبلغ متعین ہوئے۔ اُس وقت سے لیکر تادم مرگ چالیس سال کا طویل عرصہ اپنی زندگی خدمت دین میں گذار دی۔ آپ جب مالابار میں پہنچے تو پینگاڈی اور کینانور وغیرہ شہروں میں گنتی کے چند افراد ہی احمدی تھے۔ مولانا صاحب مرحوم کی ان تھک و شبانہ روز تبلیغی سرگرمیوں کے نتیجہ میں آج مالابار میں ۲۱ (اکیس) جماعتیں قائم ہیں۔ جو بفضلہ تعالیٰ بہت مخلص اور سلسلہ کے فدائی ہیں۔

یہ علاقہ اردو زبان سے کلیتہً نابلد ہے۔ ایسے ماحول میں محترم مولوی صاحب کی واحد شخصیت ہی نے لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیت سے متعارف کرایا اور ایسے ماحول میں آپ نے احمدیت کے ہزاروں فدائی پیدا فرمائے۔

چونکہ مالابار میں آپ ہی پہلے شخص تھے جنہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے اپنے لئے (مولوی فاضل) کا امتحان پاس کیا تھا۔ اسلئے آپ سارے علاقہ میں M.A. مولوی کے نام سے مشہور ہو گئے۔ آپ کے تبحر علمی کے نتیجہ میں سارے علاقہ میں ایسی دھاک بیٹھی کہ آپ سے بات کرتے ہوئے بڑے سے بڑے عالم اور کہنہ مشق مناظر بھی کتراتے اور خائف ہوتے تھے۔

محترم مولوی صاحب متعدد قابل قدر خوبیوں اور خداداد صلاحیتوں کے مالک تھے۔

کامیاب مبلغ

جنوبی ہند کے رئیس التبلیغ کے طور پر مرحوم نے چالیس سال کا طویل عرصہ تبلیغ اسلام کا مقدس فریضہ اس خوش اسلوبی اور کامیابی سے سرانجام دیا جو قابل رشک ہے۔ علاقہ کیرالہ کے طول و عرض میں اپنی زندگی میں سینکڑوں مرتبہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی آواز پہنچانے کے لئے دورے کرتے رہے۔ آخری عمر میں بھی تبلیغی دوروں اور جدوجہد میں آپ کی بیماری کمزوری اور ناقابل برداشت ضعف بھی روک نہیں بنے بلکہ ایک باہمت اور وفادار سپاہی کی طرح اپنے کام پر ڈٹے رہے آپ کے اندر تبلیغ کا گویا جنون تھا یہی وجہ ہے کہ آپ کے ذریعہ علاقہ کیرالہ میں تین ہزار سے زائد نفوس پر مشتمل ۲۱ جماعتیں قائم ہوئیں

علاقہ کیرالہ کے علاوہ آپ صوبہ مدراس اور سیلون میں بھی نہایت کامیابی سے تبلیغی فرائض سرانجام دیتے رہے اور ان علاقوں میں آپ کا نام نہایت عزت و احترام سے لیا جاتا ہے۔

مایۂ ناز مقرر

آپ کا مالایالم اور تامل زبانوں میں تقریر کرنے کا خاص مہارت تھی اکثر اوقات ایسے ایسے مقامات میں جو احمدیت کی مخالفت کا گڑھ سمجھا جاتا تھا۔ صرف چند افراد کی معیت میں جا کر تقریر فرمایا کرتے تھے۔ مخالفین کی طرف سے آپ پر حملہ کرنے اور پتھر وغیرہ پھینکنے کے منصوبے بھی بنتے تھے۔ جلسہ گاہوں میں بھی مخالف لوگ اپنی جھولیوں میں پتھر وغیرہ بھر بھر کر لے جایا کرتے تھے لیکن جونہی مولوی صاحب اپنی تقریر شروع فرماتے تو وہ مسحور ہو کر بیٹھے رہتے۔

دیگر مذاہب کی تنظیموں اور سوسائٹیوں کی طرف سے بھی مختلف موضوعات پر تقریر کرنے کی دعوت ملتی تھی۔ اور ان جلسوں میں آپ کی تقریر ہی ہمیشہ سب تقاریر پر حاوی ہو جایا کرتی تھی!

مصنف

آپ نے بحیثیت ایک مصنف بھی سارے علاقہ میں اپنے تبحر علمی کا لوہا منوا لیا تھا مالایالم و تامل زبانوں میں بیسیوں کتابیں اسلام اور احمدیت کے بارہ میں مختلف عناوین پر تصنیف فرمائیں آپ کی ایک ضخیم کتاب "النبوۃ فی الاسلام" ایک Encyclopaedia کی حیثیت رکھتی ہے۔ علاوہ متعدد کتابوں اور بیشمار پمفلٹوں کے ماہنامہ "سنیہ دوتن" جو چالیس سال سے جماعت احمدیہ مالابار کی طرف سے شائع ہو رہا ہے۔ ہر مہینہ میں آپ کے علمی و دیگر تبلیغی مضامین سے مزین ہوتا تھا کوئی بھی دینی مسئلہ ایسا نہیں جس میں آپ نے سیر حاصل بحث نہ فرمائی ہو۔ اس طرح آپ نے بعد میں آنیوالے مبلغین کے لئے بہت سی آسانیاں پیدا فرمائیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

مناظر

آپ علاقہ مالابار میں ایک مانے ہوئے مناظر تھے۔ ابتدائی زمانوں میں مالابار کے کئی نامور علماء سے آپ کے مناظرے اور مباحثے ہوتے رہے جن کا نتیجہ متعدد نئی جماعتوں کے قیام کی صورت میں نکلا۔ آپ کے مناظروں کے نتیجہ میں قائم ہونے والی آخری احمدی جماعت "مرکرہ" کی ہے

تبلیغ کے علاوہ افراد جماعت کی تعلیم و تربیت کا بھی آپ کو ہمیشہ فکر دامنگیر رہتی تھی اور اس کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کی آواز میں اتنی سوز و گداز اور رقت بھر دی تھی کہ تلاوت قرآن مجید کے وقت سننے والے وجد میں آ جاتے تھے اور روح کو تازگی ملجاتی تھی! زندگی بہت سادہ تھی۔ تکلف و تصنع زندگی میں کہیں نظر نہیں آتا بلکہ ان چیزوں سے آپ کو شدید نفرت تھی اخلاص اور ایثار ہر بات پر غالب تھا۔ گویا کہ آپ کی زندگی اسلام اور احمدیت کی تعلیمات کا مجسم نمونہ تھی

ریڈیو اور اخبارات میں ذکر

آپ کی وفات کی خبر آل انڈیا ریڈیو نے بھی نشر کی۔ مالابار کے کم و بیش تمام اخبارات نے نمایاں رنگ میں اس اندوہناک خبر کو شائع کیا۔

مالابار کے دو کثیر الاشاعت اخبار ماترو بھومی اور منورما نے آپ کی تصویر کے ساتھ اس خبر کو شائع کیا

مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۶۸ء کے روزنامہ ماترو بھومی نے پہلے ہی صفحہ پر محترم مولوی صاحب کی تصویر کے ساتھ جو خبر شائع کی ہے وہ درج ذیل ہے۔

"کالیکٹ ۹ ستمبر۔ جنوبی ہند کے رئیس التبلیغ اور مشہور عالم دین مولانا مولوی پی عبداللہ صاحب ایم اے (۷۳ سال کی عمر) آج اپنے وطن پینگاڈی میں وفات پا گئے۔

مرحوم کئی زبانوں کے ماہر، مصنف اور مناظر تھے۔ اسلامی فلسفہ کے علاوہ ہندو، سکھ، عیسائی، بدھ، بہائی فلسفوں پر بھی آپ کو عبور حاصل تھا۔ مرحوم نے دین اسلام کے علاوہ وید، بائیبل، سری کرشن، سری بدھ کے بارے میں بھی متعدد کتب و مضامین تالیف فرمائے۔ پچھلے ۵۰ سال سے آپ جنوبی ہند کے مشنری انچارج تھے۔ سیلون میں بھی سالہا سال مبلغ آپ خدمات سرانجام دیتے رہے۔ پنجاب یونیورسٹی سے عربی میں مولوی فاضل کی ڈگری کے علاوہ احمدی مرکز قادیان (پنجاب) سے مبلغین کا کورس مکمل کرنے کے بعد اپنی زندگی وقف کر کے وطن واپس آ گئے۔ اور دینی خدمات میں منہمک ہو گئے۔ مالایالم کے علاوہ عربی، انگریزی، اردو، فارسی اور تامل زبانوں میں بھی آپ کو اچھا ملکہ حاصل تھا۔ آپ کا شمار جنوبی ہندوستان کے مشہور علماء میں ہوتا تھا۔ ۱۹۳۰ء سے ۱۹۵۰ء تک کیرالہ مدراس اور سیلون میں منعقدہ کئی مناظرات میں جماعت احمدیہ کی طرف سے آپ نمائندہ تھے۔ ہندوستان و سیلون میں منعقد ہونے والے دیگر مذاہب کے جلسوں میں بھی آپ اکثر اوقات مدعو ہوتے تھے۔

مدینہ ہسپتال کے سرجن اور اب لنڈن میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے ڈاکٹر عبداللہ محترم مولوی صاحب کے داماد اور پینگاڈی کے ایڈووکیٹ مکرم پی عبدالرحیم صاحب آپ کے برادر اصغر ہیں"

محترم مولوی صاحب کی تدفین وغیرہ کے بارے میں کینانور (مالابار) سے شائع ہونے والے "چندریکا" اخبار کی مورخہ ۱۰ ستمبر کی اشاعت میں "تدفین اور تعزیت — احمدیہ لیڈر مولوی عبداللہ صاحب مرحوم کی خدمت میں اظہار عقیدت" کے عنوان سے خبر شائع ہوئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم مولانا کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام میں جگہ دے ہزاروں سوگوار قلوب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہم سب کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

اب محترم مولوی محمد ابوالوفا صاحب کیرالہ کے مشنری انچارج ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حضرت مولوی صاحب کی کما حقہ نیابت کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ کی سو فیصدی ادائیگی

از ممبرات لجنہ اماء اللہ سرگودہا

محترمہ صالحہ خاتون صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ حلقہ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودہا نے لجنہ اماء اللہ کی ان ممبرات کی فہرست بھجوائی ہے۔ جو فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے اپنا وعدہ سو فیصدی ادا فرما چکی ہیں۔ یہ فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام بہنوں کو اجر عظیم عطا فرمادے۔ اور انہیں اپنی دینی اور دنیوی برکات سے نوازے آمین۔

	ممبرات	وعدہ	ادائیگی
۱	محترمہ امۃ الحفیظ اہلیہ بشیر احمد صاحب	۱۰ روپے	۱۰ روپیہ
۲	" امۃ الحی اہلیہ شیخ عبد المنان صاحب	۲۵ "	۲۵ "
۳	" رشیدہ اہلیہ مشتاق احمد ملک	۵۰ "	۵۰ "
۴	" زینب بی بی اہلیہ عبد المالک صاحب	۱۵ "	۱۵ "
۵	" عائشہ بی بی اہلیہ غلام سرور صاحب	۱۵ "	۱۵ "
۶	" سلیمہ اہلیہ محمد شریف صاحب باجوہ	۵۰ "	۵۰ "
۷	" حمیدہ اہلیہ پیر عبد الحق صاحب	۲۵ "	۲۵ "
۸	" منصورہ اہلیہ عطاء الرحمان صاحب پراچہ	۳۰ "	۳۰ "
۹	" عصمت اہلیہ سعید احمد صاحب	۳۰ "	۳۰ "
۱۰	" صالحہ خاتون اہلیہ رحمت علی صاحب مسلم (بمعہ بچگان ملیحہ۔ وسیمہ۔ منیحہ۔ نعیم)	۶۰ "	۶۰ "
۱۱	لیڈی ڈاکٹر سلیمہ صاحبہ	۳۰۰ "	۲۰۰ "
۱۲	" برکت بی بی اہلیہ حاجی محمود احمد صاحب	۶۰ "	۶۰ "
۱۳	" زبیدہ اہلیہ مبشر احمد صاحب	۱۵ "	۱۵ "
۱۴	" امۃ الحفیظ اہلیہ قریشی محمد اسحاق صاحب	۶۰ "	۶۰ "
۱۵	" ساجدہ اہلیہ چوہدری مسعود احمد صاحب	۳۰ "	۳۰ "
۱۶	" شمیم بنت ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب	۱۰۰ "	۱۰۰ "
۱۷	" نسیم بنت " " "	۱۵ "	۱۵ "
۱۸	" مہتاب بیگم صاحبہ	۵۰ "	۵۰ "
۱۹	" کنیز فاطمہ اہلیہ ملک محمد یوسف صاحب	۱۰ "	۱۰ "
۲۰	" نعیمہ اہلیہ عبد الشکور صاحب	۱۵	۱۵ "
۲۱	" نسیم اہلیہ محمد رفیق صاحب	۱۵	۱۵ "
۲۲	" امۃ الحفیظ اہلیہ نور محمد صاحب	۵	۵ "
۲۳	" رضیہ اہلیہ چوہدری نثار احمد صاحب	۲۰	۲۰ "
۲۴	" قدسیہ بنت میجر بشیر احمد صاحب	۱۵	۱۵ "
۲۵	" امۃ السلام بنت بشارت احمد صاحب	۱۵	۱۵ "
۲۶	" شمیم بنت ملک بہادر خان صاحب	۵ "	۵ "
۲۷	" تسنیم بنت ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب	۱۰ "	۱۰ "
۲۸	" اقبال اختر اہلیہ غلام محی الدین صاحب	۵ "	۵ "
۲۹	" بشریٰ اہلیہ محمد امین صاحب انجم	۶۰ "	۶۰ "
۳۰	" منصورہ بنت حافظ مسعود احمد صاحب	۱۰ "	۱۰ "
۳۱	" امۃ الحفیظ اہلیہ میجر بشیر احمد صاحب مرحوم	۵۰۰ "	۳۰۰ "
۳۲	" مسز آمنہ قمر آف ملک صاحبہ	۳۰۰ " (۲۹۱ روپے کی طلائی چوڑیاں)	۲۰۰ "
۳۳	" خورشید اہلیہ ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب	۴۰۰ "	۴۰۰ "
۳۴	" حمیدہ اہلیہ پیر عبد الحق صاحب	۲۵ "	۲۵ "
۳۵	" اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر ایس اے صوفی صاحب	۳۰ "	۳۰ "
۳۶	" سکینہ صاحبہ اہلیہ محمد اقبال صاحب پراچہ سرگودہا		۳۰۰ "
۳۷	" عصمت صاحبہ بنت " "		۳۰ "
۳۸	" عابدہ صاحبہ " " "		۳۰ "
۳۹	" محمودہ صاحبہ اہلیہ نذیر احمد صاحب		۳۰ "

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

فکر مسکین اور غم ایام

؎ مال ہو پاس تو دو اس سے زکوٰۃ و صدقہ ۔ فکر مسکین رہے تم کو غم ایام نہ ہو

مندرجہ بالا شعر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی نہایت خوبصورت اور پیاری نظم کا ہے۔ حضور رضی اللہ عنہ نے اس طویل نظم میں احباب جماعت کو جہاں دین کی قسم کی بیش بہا نصائح سے مستفیض فرمایا ہے وہاں اس طرف بھی متوجہ فرمایا ہے۔ کہ اے میرے دوستو! اگر اللہ تعالیٰ نے احمدیت جیسی عظیم الشان نعمت کے علاوہ تمہیں دنیاوی اموال سے بھی نوازا ہے۔ تو زکوٰۃ و صدقہ کی ادائیگی میں کبھی کوتاہی نہ کرنا۔ بلکہ اپنے دل میں مساکین و یتامیٰ کا ہمیشہ خیال رکھنا۔ یہ غم نہ کرنا کہ اگر غریب کی مدد کریں گے۔ تو ہمارا روپیہ کم ہو جائیگا اور پھر ضرورت کے وقت کیا کریں گے۔ تمہیں چاہیئے کہ جو اس وقت محتاج ہیں ان کی دستگیری کرو اور آئندہ کی ضروریات کو خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو۔ وہ انہیں خود بخود پوری فرمائیگا۔ اور اس کے دوسرے معنے یہ ہیں کہ اگر آج تم مساکین کا فکر کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہیں بھی غمی کے ایام نہیں دکھائے گا۔ اس میں شک نہیں کہ بہت سے احباب اپنے پورا حصہ زکوٰۃ بڑے اہتمام سے مرکز میں از خود بھجوا دیتے ہیں۔ مگر دیکھا گیا ہے کہ بعض دوست اپنی بشری کمزوری اور عدم توجہگی کے باعث غفلت برت جاتے ہیں۔ ایسے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ جلد ارسال مرکز فرمادیں تاکہ حضور انور مستحقین میں تقسیم فرما سکیں۔

یاد رہے خلفاء کرام اپنی جماعت کے لئے بمنزلہ والدین کے ہوتے ہیں جیسی طرح ایک شفیق باپ اپنی اولاد کی تمام ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ اسی طرح خلیفۂ وقت کو بھی جماعت کے ہر طبقہ کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ مرکز ربوہ میں بہت سے غریب گھرانے آباد ہیں۔ محدود وسائل ہونے کی وجہ سے حضور کی خدمت میں حصول امداد کے لئے وہ درخواستیں بھیجتے رہتے ہیں۔ ظاہر ہے اگر مخیر حضرات زکوٰۃ اور صدقہ کی رقوم مرکز میں بھجوائیں گے۔ تو حضور انور ان کی امداد فرما سکیں گے لہذا عہدیداران جماعت سے گذارش ہے کہ وہ وصولی زکوٰۃ کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دیں اور صاحب نصاب احباب سے زکوٰۃ وصول کرکے جلد ارسال فرمادیں۔ کیونکہ موسم سرما کا آغاز ہو چکا ہے۔ اس وقت غرباء کے لئے گرم پارچات اور بستروں کی اشد ضرورت ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(نائب ناظر بیت المال آمد ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے کانوں میں ہر وقت یوں محسوس ہوتا ہے۔ جیسے سنسناہٹ جاری ہو۔ اس وجہ سے سنائی بھی کم دیتا ہے۔ نیز آجکل میرے گھٹنوں میں بھی درد ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(ایم غلام محمد مسلم ٹیلرنگ شاپ بلاک ۸ سرگودہا)

۲۔ میری خوشدامن صاحبہ اہلیہ محترم صوفی غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ۲۷۰ A عرصہ ۵/۶ ماہ سے تشویشناک طور پر بیمار ہیں اور اب حالت دن بدن کمزور ہوتی جارہی ہے اور خوراک وغیرہ بھی ہضم نہیں ہوتی۔ لہذا بزرگان سلسلہ درویشان قادیان و احباب جماعت سے درد مندانہ دعا کی درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنے فضل سے میری خوشدامن کو صحت و عافیت والی کام کرنے والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین

(چوہدری سعید احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوٹ۔ ضلع ٹھٹھہ)

۳۔ مکرمی مجید اختر صاحب چیف اکاؤنٹس آفیسر وزارت خارجہ اسلام آباد اعلیٰ تربیت کے لئے امریکہ گئے ہیں۔ ان کی صحت اور بخیریت واپسی کے لئے بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔

(احتشام الٰہی اسلام آباد)

۴۔ مکرمی ڈاکٹر محمد احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ ایک عرصہ دراز سے بیمار چلی آرہی ہیں اور اس وقت کراچی کے ہسپتال میں داخل ہیں موصوفہ کا ۲۱ اکتوبر ۷۰ء کو اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب جماعت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (رشید احمد قریشی رحیم یارخان)

:- جامعہ نصرت ربوہ میں :-

عشرۂ ترقیات کی تقریبات

دور اصلاحات و ترقیات کے سلسلے میں جامعہ نصرت میں عشرہ ترقیات و تعلیم کا جشن پوری شان و شوکت سے منایا گیا۔ عشرہ ترقی کے پروگرام کا آغاز مقابلہ حسن قرأت سے ہوا۔ مہمان خصوصی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ تھیں۔ آپ نے طالبات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ صدر ایوب کے دور میں قرآن کریم اور اسلامی تعلیم کی طرف توجہ دی گئی ہے۔ آپ بھی حسن قرأت سیکھیں اور نہ صرف قرآن کریم پڑھیں بلکہ اس پر عمل بھی کریں۔ اگلے روز مختلف کھیلوں کے مقابلہ جات اور والی بال اور نیٹ بال کے میچ ہوئے۔ مہمان خصوصی حضرت سیدہ ام متین صاحبہ تھیں۔ دونوں ٹیموں نے بڑے اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔ کھیل کے میدان میں شائقین کثیر تعداد میں جمع تھے۔ شامیانے کے نیچے رنگ برنگ جھنڈیاں لہرا رہی تھیں۔ کھیلیں دیکھنے کے لئے شائقین کی آمد کا یہ عالم تھا کہ کھیلوں کے ختم ہونے تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ اس کے بعد ورائٹی پروگرام تھا مہمان خصوصی سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز تھیں۔

اس پروگرام میں قومی ترانے، فینسی ڈریس شو اور بعض چھوٹے چھوٹے مزاحیہ پروگرام پیش کئے گئے۔ اگلے دن تقاریر کے سلسلے میں ایک تقریب منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی حضرت سیدہ ام متین صاحبہ تھیں۔ تقاریر کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ ان تقاریر میں صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی قیادت میں پاکستان کی دس سالہ ترقی کا مختلف موضوعات تعلیمی، اقتصادی، سیاسی، زرعی اور رفاہِ عامہ کے تحت جائزہ لیا گیا۔ ان تقاریر میں محترمہ پرنسپل صاحبہ اور لیکچرارز کے علاوہ طالبات نے بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ اور بڑی علمی اور معلوماتی تقاریر سے اس تقریب کو کامیاب بنایا۔ ان تقاریر میں ایک موضوع "پاکستانی افواج کے زریں کارنامے" تھا۔ اس عنوان کے تحت ۶۵ء کی جنگ کے واقعات کو دہراتے ہوئے اُن شہداء کو خراجِ عقیدت پیش کیا گیا۔ جنہوں نے اپنے ملک کے تحفظ کے لئے اپنی جان پر کھیل کر شاندار کارنامے سر انجام دیئے۔ جنہیں نہ صرف آج کے لوگ بلکہ آئندہ نسلیں بھی فخر سے یاد کریں گی۔ اس کے بعد پنجابی میں ایک مباحثہ ہوا۔ موضوع تھا "اس زمانے وچ عورتاں نے سوہنی ترقی کیتی ہے" مباحثہ بڑا دلچسپ تھا۔ جغرافیائی مجلس کی طرف سے ایک نمائش کا انتظام کیا گیا جس میں نقشے اور ماڈل وغیرہ دکھلائے گئے۔

آخر میں ایک خاص تقریب انعامات کی تقسیم کے سلسلے میں عمل میں آئی۔ مہمانِ خصوصی حضرت سیدہ ام متین صاحبہ تھیں۔ مختلف مقابلہ جات میں اول، دوم اور سوم آنے والی طالبات کو انعامات سے نوازا گیا۔ موصوفہ نے انعامات تقسیم کئے۔ ذیل میں ہر مقابلے میں اوّل آنے والی طالبات کے نام دیئے جا رہے ہیں۔

(۱) حسن قرأت	اول	امتیاز بیگم
(۲) ۵۰ میٹر کی دوڑ	اول	حفیظہ صادقہ
(۳) ۱۰۰ میٹر کی دوڑ	اول	سفینۃ النساء
(۴) تین ٹانگوں کی دوڑ	اوّل	امۃ الکریم ـ کوثر تسنیم
(۵) لمبی کی دوڑ	اوّل	عصمت فردوس
(۶) الٹی دوڑ	اوّل	عائشہ نصیر
(۷) لمبی چھلانگ	اوّل	عائشہ نصیر
(۸) پنجابی مباحثہ	اوّل	عصمت بھٹی
(۹) چاول کی دوڑ	اوّل	امۃ الرشید۔
(۱۰) اونچی چھلانگ	اوّل	فاخرہ بشیر
(۱۱) تقریری مقابلہ	اوّل	عصمت بھٹی

اس کے علاوہ ورائٹی پروگرام، فینسی ڈریس شو اور والی بال اور نیٹ بال کی ٹیموں میں شرکت کرنے والی طالبات کو انعامات سے نوازا گیا۔ تقسیم انعامات کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے طالبات سے خطاب فرماتے ہوئے صدر ایوب کی قیادت میں ترقی کو سراہا اور ساتھ ہی ساتھ اس اہم ضرورت کی طرف بھی توجہ دلائی کہ جہاں یہ مادی ترقی ہو رہی ہے وہاں اخلاقی ترقی کی بڑی ضرورت ہے اور اس سلسلہ میں بہت ساری ذمہ داری طالبات پر بھی عائد ہوتی ہے۔ اسی طرح عشرہ ترقی کے سلسلہ میں ایک ہفتہ وار مختلف قسم کی تقریبات کا اختتام ہوا۔ اس سلسلے کی آخری کڑی مینا بازار ہے جو نومبر کے پہلے ہفتے میں منایا جا رہا ہے۔

(پرنسپل)

۸۹

ٹنڈر نوٹس

زیر دستخطی کو محکمہ ہائی وے لاہور ریجن کے منظور شدہ شیڈول آف ریٹ کی اساس پر مندرجہ ذیل کام کے لئے ڈسٹرکٹ کونسل لائل پور کے منظور شدہ ٹھیکیداران سے مورخہ ۲۴/۱۰/۶۸ بوقت ۱۲-۳۰ بعد دوپہر تک سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں جو اسی روز ٹھیکیداران کی موجودگی میں کھولے جاویں گے۔ ٹنڈر فارم دفتر ہذا سے اوقاتِ کار کے درمیان خرید کئے جا سکتے ہیں۔

نمبر شمار	تفصیل کام	زر تخمینہ	زر ضمانت	معیاد
۱	مرمت سمندری تاندلیانوالہ سڑک میل ۰ تا ۸ مع سپلائی پتھر ۲/۱ تا ۲ انچ بجری ۸/۱ تا ۴/۳ اینٹ درجہ اوّل ندرے زیادہ ملی ہوئی ۹ x ۴/۱۲ x ۳ کام لیبر اور ٹارنگ وغیرہ	۱۴۸۱۵۱	۳۰۰۰	۱۵/۴/۶۹ تک

نوٹ:-

(۱) ٹیلیگرافک ٹنڈر قابلِ قبول نہیں ہوں گے۔

(۲) چیئرمین صاحب کو تمام یا کوئی ٹنڈر بغیر وجہ بتائے منسوخ کرنے کا اختیار ہوگا۔

(۳) سڑک کا زیادہ نقصان زدہ حصہ ۱۵/۱۱/۶۸ تک مرمت کرنا ہوگا۔

(۴) تخمینہ کی تفصیل دفتر زیر دستخطی سے کسی روز اوقاتِ کار کے درمیان ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

بشیر احمد

ایگزیکٹو انجینئر ڈسٹرکٹ کونسل لائل پور

68/67/۱۱۶۶۵/۱۳۱۳

امانت تحریک جدید

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اکیلا سمجھ سکتا ہے کہ کس طرح تم پس انداز کر سکو گے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے لیکن پھر اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نیکی سے کم نہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

علمی و دینی مصروفیات اور ذکر الٰہی کے ماحول میں تین دن جاری رہنے کے بعد

خدام الاحمدیّہ کا سالانہ اجتماع کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا

امسال ۲۳۵ مجالس کے ۲۰۵۴ خدام نے شرکت کی یہ سال گزشتہ کی نسبت ۲۶ مجالس اور ۲۸۷ خدام کا اضافہ ہے

ربوہ ۲۱ اخاء۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چھبیسواں ۲۶ سالانہ اجتماع جو یہاں ۱۸ اخاء ۱۳۵۴ ہش کو شروع ہوا تھا علمی و دینی مصروفیات اور ذکر الٰہی کے پاکیزہ ماحول میں تین دن جاری رہنے کے بعد کل مورخہ ۲۰ اخاء کی شام کو کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ اس اجتماع کے اختتامی اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت تشریف لا کر اپنے دست مبارک سے نمایاں امتیاز حاصل کرنے والی علمی قیادتوں اور مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات میں انعامات کے مستحق قرار دیئے جانے والے خدام ۔ سندات قائدین مجالس کو عطا فرمائیں اور اجتماع میں شریک جملہ خدام کو بیش بہا نصائح اور ہدایات سے پر ایک روح پرور اور ولولہ انگیز اختتامی خطاب سے نواز کر انہیں پُر سوز اجتماعی دعا کے ساتھ رخصت کیا۔

دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کا پاکیزہ ماحول

خدام نے حسب معمول یہ تین دن اور ان کی درمیانی راتیں دعاؤں اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں بسر کیں۔ پروگرام روزانہ علی الصبح ۴ بجے نماز تہجد کی ادائیگی سے شروع ہو کر بالعموم ساڑھے دس بجے شب تک جاری رہتا تھا۔ اس تمام عرصہ میں خدام نے باجماعت نماز تہجد اور پنجگانہ نمازوں کی بالالتزام ادائیگی کے علاوہ قرآن کریم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے درس سے نیز تلقین عمل کے پروگرام کے تحت محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نیز صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مہتممین مرکزیہ کی تقاریر سنیں، علمی و ورزشی مقابلہ جات میں ذوق و شوق سے حصہ لیا مزید برآں خدام کی مجلس شوریٰ کے اجلاس بھی منعقد ہوئے جن میں ملک بھر میں پھیلی ہوئی مجالس خدام الاحمدیہ کے نمائندوں نے شرکت کی۔

مختصر کوائف

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال مجلس خدام الاحمدیہ کا اجتماع مجالس اور خدام ہردو کی تعداد کے لحاظ سے گزشتہ سالوں سے بہت کامیاب رہا، فالحمد للہ علی ذالک۔ امسال آخری روز کی تعداد کے لحاظ سے ۲۳۵ مجالس کے مجموعی طور پر ۲۸۵۴ خدام نے اس اجتماع میں شرکت کی جب کہ گزشتہ سال ۲۰۹ مجالس کے کل ۲۵۷۲ خدام اجتماع میں شامل ہوئے تھے، بیرونی مجالس سے شامل ہونے والے خدام کی تعداد ۱۳۸۳ تھی جب کہ گزشتہ سال یہ تعداد ۱۱۲۶ تھی۔ گویا امسال سالانہ اجتماع میں گزشتہ سال کی نسبت ۲۶ مجالس اور ۲۸۷ خدام کا اضافہ ہوا اور یہ امر اس اجتماع کی کامیابی اور ترقی پر دال ہے۔ امسال سالانہ اجتماع میں مجلس شوریٰ نے آئندہ دو سال کے لئے صدر خدام الاحمدیہ کے تقرر سے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سفارش بھی پیش کرنی تھی چنانچہ حضور کے ارشاد کے ماتحت مورخہ ۱۹ اخاء کو بعد دوپہر محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے نے شوریٰ خدام الاحمدیہ کے اجلاس میں تشریف لا کر اس ضمن میں کارروائی کروائی۔ صدر مجلس کے تقرر کا اعلان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگا۔ انشاء اللہ۔

اختتامی اجلاس

اجتماع کے آخری روز ۲۰ اخاء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے تین بجے بعد دوپہر مقام اجتماع میں تشریف لائے پنڈال میں حضور کی آمد پر سب خدام نے کھڑے ہو کر اور پُر جوش اسلامی نعروں سے آپ کا استقبال کیا۔ بعد ازاں حضور کی صدارت میں اختتامی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی مظفر احمد صاحب منصور متعلم جامعہ احمدیہ نے قرآن مجید کی تلاوت کی بعد ازاں سب خدام نے کھڑے ہو کر حضور کی اقتداء میں اپنے عہد کو دہرایا۔ بعدہٗ محمد یٰسین صاحب نے حضرت المصلح الموعودؓ کی نظم "پردہ زلف دوتا رخ سے ہٹالے پیارے" خوش الحانی سے پڑھی۔

اس کے بعد تقسیم انعامات کی کارروائی شروع ہوا سال گزشتہ میں نمایاں کارکردگی کے لحاظ سے مجلس اطفال الاحمدیہ چک نمبر ۱۲۱ ج ب گوکھووال ضلع لائلپور کو سب مجالس سے اوّل قرار دیا گیا حضور نے اپنے دست مبارک سے مجلس کے نمائندہ ناظم اطفال کو مجلس اطفال الاحمدیہ کا علم انعامی عطا فرمایا۔ مجلس لائلپور اور محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر علی الترتیب دوم اور سوم قرار دی گئیں اور انکو اسناد امتیاز کا مستحق قرار دیا گیا۔ علمی قیادتوں میں نمایاں کارکردگی کے لحاظ سے مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا اوّل مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لائلپور دوم اور مجلس خدام الاحمدیہ ضلع ہزارہ اور جھنگ دونوں کو سوم قرار دیا گیا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ضلع سرگودھا کے قائد مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب کو انعام جاریہ کے طور پر شیلڈ عطا فرمائی نیز امتیاز حاصل کرنے والی ضلعی مجالس کے قائدین میں اسناد امتیاز تقسیم فرمائیں

تقسیم انعامات کی کارروائی کے بعد حضور ایدہ اللہ نے خدام سے قریباً پون گھنٹہ تک بصیرت افروز خطاب فرمایا جس کا ملخص علیحدہ درج ہے۔

اس خطاب کے بعد حضور نے دعا فرمائی جس میں سب حاضرین حضور کے ساتھ شامل ہوئے اس طرح مجلس خدام الاحمدیہ کا ۲۶واں سالانہ اجتماع تین روز تک جاری رہنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور پرسوز اور عاجزانہ دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

اجتماع خدام الاحمدیّہ سے حضور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب

(بقیہ صفحہ اوّل)

زمانہ میں تلخیاں اور رنگ کی تھیں۔ اب اور رنگ کی ہیں۔ اب دنیا دجل کے ہتھیاروں کے ساتھ اسلام پر حملہ آور ہے۔ ہزاروں میل دور بیٹھے اپنا بچانے والے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایسے ایسے الزام لگاتے ہیں جن سے ہمارے دل چھلنی ہو جاتے ہیں اور آنکھیں خون کے آنسو روتی ہیں۔ لیکن ہمیں گالی کے مقابل گالی کا حکم نہیں۔ تمسخر کے مقابل تمسخر کا حکم نہیں۔ بلکہ ہر ایذاء کے مقابل صبر کی تعلیم ہے گالیاں سن کر دعائیں دینے کا حکم ہے اور دکھ پہنچانے والوں کو آرام دینے کی تعلیم ہے۔ حضور نے خدام سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم اسی مقام پر قائم رہو تا خدا تعالیٰ اپنی بشارتوں کے وعدے پورے کرے۔ فرمایا کہ میں تو دیکھ رہا ہوں کہ وہ وقت بڑا قریب ہے جب اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے گا جب ہر دل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت قائم ہو جائے گی۔ جب تمام دہریہ اور بت پرست اور بدھ مذہب اپنا بدلیں اور بت پرستیاں اور شرک کو چھوڑ کر خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے لگیں گے فرمایا کہ کامیابی بہرحال اسلام کو ہوتی ہے غلبہ بہرحال اسلام کا ہے سارے معاند ناکام رہیں گے اور یہ غلبہ خدائی وعدہ کے مطابق جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہوگا۔ پھر وہ ہمارے بھائی جو ہم سے ناراض ہیں ہم سے گلے مل جائیں گے اس وقت ہم بھی خوش ہوں گے اور وہ بھی خوش ہوں گے۔ فرمایا کہ دنیا جاہل اور کم علم ہے ہم اس سے ناراض نہیں کیونکہ ہم ظالم کے دشمن نہیں بلکہ اس کے ظلم کے دشمن ہیں۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام سے فرمایا کہ میرا سلام اللہ تک پہنچاؤ۔ کیونکہ زبانی سلام پہنچنے کا تو کوئی فائدہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ اگر میری سلامتی کی دعا کو آپ کے حق میں قبول کرے اور آپ کو سلامتی سے یہاں رکھے اسلامتی سے گھروں کو واپس لے جائے اور وہاں بھی سلامتی سے رکھے تو اس میں فائدہ ہے۔ میری دعا ہے اور یہی میری دعا ہے کہ اللہ میرے سلام کو آپ تک پہنچائے اور آپ کے ساتھ رکھے، میری دعائیں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ایک پُر سوز اجتماعی دعا کرائی جس میں مقام اجتماع میں حاضر جملہ خدام، اطفال و زائرین شامل ہوئے دعا میں سوز و گداز اور درد و الحاح کا یہ عالم تھا کہ رقت قلب سے ہر آنکھ اشکبار اور پُرنم تھی۔

دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تقریباً پانچ بجے بعد دوپہر مقام اجتماع سے تشریف لے گئے۔ اور جملہ خدام کو واپس جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

(مرتبہ:۔ منصور احمد عشیر)

درخواست دعا

خاکسار کے برادر نسبتی محمد نصر اللہ خان ابن مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر کی چھ ہفتہ سے سوگی ہے اور آج کل گلاب دیوی ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے صحت بہت کمزور ہو گئی ہے کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (رشید عثمان کارکن دفتر الوصیۃ سلسلہ احمدیہ)